جلد ۸ — نمبر ۲۵

مضامین غیر

مورخہ ۲۹ جون ۱۹۲۳ء

الزکیات

غزل

نظر آتا ہے اندھیرے میں چراغان مجھ کو
چاندو خانے میں لے غول بیابان مجھ کو
وصل ہو جائے پھر اس پے کرتا ہوں فقط
ورنہ کھینچے گا کبھی نہیں الفت جانان مجھ کو
زلف پیچ کی الفت میں ہیں تصیر جاؤں
سر رکھیے کو چلے جیل بلیان مجھ کو
دھرنگ ہوگی نہیں تو اسے سمجھا دیجیے
گالیاں دیتا ہے روز آپ کا دربان مجھ کو
دی ہے سو مرتبہ جب یار کو گنجی میں نے
لے گے جب دنیا میں کہیں و چلے کی کھنیاں مجھکو
جب کہا قیس نے بچپن میں بیٹ جاتا ہی
کہا لیلےٰ نے کہ مجھی دیتی ہاں مجھ کو
اے ذکی گر گئین نرالے جوان کی پلکیں
نظر آنے لگا ہے خار گلستان مجھکو

رباعیات

(۱)

واللہ ہے مسرود خلائق ہونا
حلال غوامض و دقائق ہونا
اک بات ہے اور بھی محرک اسکی
یعنی یہ کہ تارک علائق ہونا

(۲)

جاہل بھی سمجھتے فلاطون ہوں میں
نیک سگے کا دوست ہے فریدون ہوں میں

بتلائیے اس جہل مرکب کا علاج
گردون بھی کہتا ہے کہ گردون ہوں میں

(۳)

حاسد کہیں اچھا بھی برا ہوتا ہے
کمبخت ترے کہنے سے کیا ہوتا ہے
یہ کذب یہ افترا یہ بہتان یہ گپ
ہر جھوٹے لعین کا خاصا ہوتا ہے

لگے ہاتھوں ایک قطعہ بھی

پھیلا یا عجب طرح کا گورکھ دھندا
جب یہ کہا کہ کام آ جہل بے سندا
گویا کہ عمرو نے لیکے ایسی چال
پھینکا کہ پھنسے گا کوئی اندھا بندا
اے کاش سمجھتا اس کے معنے نادان
کیسے کو اڑانے گا دعوتوں میں چندا

الراقم
عمر خیام
بقلم
اجمیری

مراسلہ

مکرم بندہ. تسلیم - گزشتہ انتخابات کونسل میں پہلے میں لکھنؤ کانپور کے مشترکہ شہری مسلم حلقۂ انتخابات کی طرف سے صوبہ کی کونسل کی ممبری کا امیدوار تھا - مگر نامزدگی کے زمانہ کے قریب میں اس سے علحدگی اختیار کرلی تھی - اگرچہ میرے مقابلہ کے لیے کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا تھا - بعض اخبارات میں میری تحریر اس علحدگی کے بارے میں شائع ہوئی تھی جس میں میں نے اس امر کو صاف کر دیا تھا کہ میں اپنے حلقہ کے مسلمانوں میں آل انڈیا مسلم لیگ و خلافت کانفرنس و انڈین نیشنل کانگریس کے خاص اجلاس واقع کلکتہ کے قرار داد کے اتباع میں عام طور پر شرکت انتخاب کی مخالفت پاکر اس مخالفت کے لحاظ علحدگی اختیار کرتا ہوں - اگرچہ میری ذاتی رائے میں وہ قرار داد صحیح اصول پر مبنی نہیں ہے - امسال پھر انتخاب جدید کی تیاریاں شروع ہیں اور اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عام رائے بڑی حد تک انتخاب کی شرکت کے موافق ہوگئی ہے - ایسی حالت میں میرا ارادہ ہے کہ صوبہ کی کونسل کی ممبری کے لیے اُسی حلقۂ انتخاب کی طرف سے پھر امیدوار ہوں - قصد ہے کہ قریب زمانہ میں اپنے انتخاب کنندگان کی خدمت میں اسکی بابت براہ راست تحریر میں روانہ کروں - مگر فی الحال چاہتا ہوں کہ آپ کے اخبار کے ذریعہ سے اپنے امیدوار ہونے کے قصد کو ظاہر کردوں -

نیاز مند سید ظہور احمد وکیل)

نوٹ - اسعی مشکور کا تمام ممنونان کو اپریشن - (ایڈیٹر)

تصحیح

اودھ پنچ نمبر ۲۴ صفحہ ۶ کالم ۳ میں بعنوان معذرت لکھا ہے کہ آئندہ پرچہ اپنے وقت پر شائع ہوگا - اسے رد ہوگا پڑھیے اور یہ فقرات بڑھا لیجیے کہ پریس کے ہتوڑے دھینڈل کی کلائی ٹوٹ جائیگی آہنی بیلن ٹیڑھا ہو جائیگا اور ڈاکٹر لمار صاحب ایک ہفتہ تک برابر عمل جراحی فرماتے رہینگے - ایک شاک رنگ ہی رہا کہ دوسرکم ہوا بجا آیا

منیجر

ایک نظر معدوم ادھر بھی

نمبر ۳

سرو ہاں ہیں جو ہر نیک ہول کیسہ کشا دخشم عبرت سکول
خس و خاشاک کے گلچین ڈھیر ... ووٹ ووٹ کرکے اندھیر

التماس منیجر سرپرست کا ہلان آجنسی

حضرات! سلسلہ وار مشاعرے آپ کی خدمت میں پیش کیے گئے - ان استادوں نے سوا مرثیہ خوانی صاحب کے

… ہے اور کوئی شکایت ہماری ایجنسی کے متعلق
کی کبھی سنی نہیں گئی۔ بخت و اتفاق کی بات ہے کہ
پہلے ہی مرحلہ میں ہمارے مرثیہ خوان صاحب دریا باد
میں پھنس گئے ورنہ آج ہزاروں مرثیہ خوان حضرت
قوم سے تیل گھر سے نکل جاتے اور سال بھر کی مرثیوں
کا سہارا کرتے ہیں۔ مگر ہمارے مرثیہ خوان صاحب
پائیں کاہلی و کسالت طبع کسی دوسرے پیشہ کی جانب متوجہ
نہوئے تو وہ بھی تجربہ کار ہو جائیں گے البتہ بعض غالی
از متوجہ ہم پر معترض ہیں کہ ہم نے کاہلوں کا دنیا
بھر کو دیا ہے اور کاروباری اشخاص اس ایجنسی کو اچھی
نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ ان اخبار نگاروں نے غور و تامل
کے ساتھ دنیا کی کارروائیوں کو نہیں دیکھا ورنہ ہرگز منہ
ایسی بات کبھی منہ سے نہ نکالتے۔ دنیا میں روز بروز ایسی
ایجادیں ہو رہی ہیں جو بطالت و کسالت کو بڑھاتی جاتی
ہیں۔ معترضین نے کبھی برقی روشنی اور پنکھا ایجاد کرنے
والے کو یہ الزام نہیں دیا کہ اس نے کاہلوں کا دنیا بھر
میں پھیلا دیا … پر یہ اعتراض کیا کہ اس نے کاہلی کی پرورش
کی۔ نہ کار و ریل … کو یہ الزام دیا کہ انھوں نے کاہلی کو
ترقی دی۔ نہ حکومت وقت پر یہ اعتراض ہوا کہ اس نے
راحت طلبی کو بڑھایا کیا معنی کہ … کاہلوں کی
مردم شماری بڑھانے پیش بھی۔ … لینا
بھی۔ … کی گرانی بھی … ایمان سے کہیے کیا
دو صدی اُدھر دنیا ایسی ہی تھی جیسی کہ آج ہے؟
دو صدی تو بہت ہے پچاس ساٹھ سال اُس طرف
جبکہ بینک نہ تھے روپیہ والے کو کتنی زحمتوں کا سامنا
ہوتا تھا۔ امیروں کا گھر اچھا خاصا قلعہ ہوتا تھا۔
جھانکیاں تاکیاں کہیں کہیں … تہ خانے …
چور دروازے ہر گھر میں تھے۔ ہر دروازے پر پہرا
چوکی دینے والوں کی معقول تعداد رہتی تھی۔ ہتھیاروں
کی خریداری برابر جاری تھی ایک شخص کئی کئی تلواریں
بندوقیں گراں قیمت … کیا نہیں۔ …
آج یہ عالم ہے … کیسے …
جس کے پاس روپیہ ہو مزے سے بینک میں جمع
کر دیتا ہے اور چک ایک سیر میں رکھ کے … لیتا ہے۔
بینک کاہل سازی و کسالت پروری کا الزام آ جائے

مستحق قرار ہے علاوہ ہو سکتا ہے ہماری ایجنسی تو
صرف شخصی کاہل موجودہ اشخاص کی اعانت کرتی ہے
مگر بانیان تمدن دنیا بھر کو کاہل الوجود بناتے
چلے جاتے ہیں۔ موجودہ زمانہ کے مکان میں کل
لونڈی کی طرح کام کرتی ہے۔ ہو تو وہ صاف
کرے۔ کواڑے وہ کھولے چاہے وہ بنا دے۔
ملاقاتیوں کے کارڈ وہ لے جائے آنے جانیوالے
کی اطلاع وہ دے۔ پنکھا وہ جھلے پانی وہ گرم
کرے … ناچنا بوجھ اٹھانا
غرض کسی کام کا اہتمام صاحب خانہ کو کرنا پڑتا ہے
راحت و آرام کی جو باتیں آجکل پیدا ہو چلی ہیں
اُس پر نظر کرنے سے ہمیں تو یقین ہو جاتا ہے کہ ایک دن
بچہ جننے اور نسل بڑھانے کا کام بھی بجلی کی جان
کے حوالے ہو جائے گا۔ پس اگر دنیا بھر کے موجد
اہل دولت کے لئے سامان راحت بہم پہنچا کر
انھیں اپاہج بنا رہے ہیں تو ہم نے چند غریبوں
کو مشورہ دے کے کوئی بڑا گناہ نہیں کیا۔
ہاں یارو۔ اگر کاہلی کے … سے
ہاتھ دھو چکے ہو تو پھر اسی بات پہ رہو
"گول مردان جان دارند و تن مردان …"
دن بھر مزے سے ٹانگ پھیلا کے سو و یا تاش
گنجفہ کھیلو۔ شام کو سڑکوں کا غذ کے ٹکڑے جمع کرو
انھیں تعویذ کی طرح … کرو اور سر راہ درخت
کے نیچے کھڑے ہو جاؤ۔ پہلے کچھ نظم پڑھو کچھ
غزلیں گاؤ جب راہگیر جمع ہو جائیں تو اپنا وظیفہ
شروع کر دو۔
صاحبو! یہ تعویذ خاص الخاص شیخ سدو کا
عنایت کیا ہوا ہے تسخیر کا عمل جسے دیکھنا ہو
آزمائے۔ لاکھوں خرچ کرو گے تب بھی یہ دولت
ہاتھ آئے گی … دن دوپہر کے وقت
گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کے … کر
سات مرتبہ رکوع کرو آٹھویں مرتبہ … کی …
… تعویذ … ڈال دو … شیطان
یاد رہے … تو ہم سب مطلب سے ہمکنار ہوگے
قبر میں بھی … کے …

ہوئی تمہارے پاس پہونچے گی پھر لے پڑھ کی بات
یہ طلعت اور ایمان کا سودا ہے اگر بتی خلاف اثر ہو
تو مجھے مسلمان نہ سمجھنا۔ ایک پیسہ فی تعویذ نذرانہ
مقرر ہے۔ صاحبو مجھے اس تعویذ فروشی سے کوئی
نفع نہیں جو قیمت تم دوگے وہ شیخ سدو کی کڑاہی
میں لگ جائے گی۔ اگر میں ایک پائی بھی اپنے
صرف کروں تو گویا سور کھایا۔ اسی دن سے تعویذ کا
اثر جاتا رہے۔ مرشد ناراض ہو جائیں۔
اگر تم طالب ہو … جان نہ جان بلا سے زیادہ ہوں
تو … بیل دو۔
"یہ وہ تعویذ ہے جسے پگڑی میں رکھو تو جس مہم پر
جاؤ معبود کے صدقہ سے فوراً سرانجام پائے۔ حاکم
حکام سے سامنا ہو تو وہ سروقد تعظیم کو کھڑے ہو جائیں
معاملہ مقدمہ … حسب مطلب طے ہو جائے۔ یارو
پیسہ ہاتھ کا میل ہے ایک پیسہ کدھر آتا ہے کدھر
جاتا ہے۔ فقیر یہاں کا رہنے والا نہیں کبھی کبھی پھر جاتا
ہے۔ پہاڑوں کے غار فقیر کا گھر ہیں۔ جدھر مرشد کا
اشارہ ہوا ادھر روانہ ہوا۔ ایک ہفتہ سے آغا میر
کی سرا میں ٹھیرا ہوں"
اگر عورتیں گرد جمع ہو جائیں تو جھٹ سے صورت
خصم کا ذکر … بیٹھو:۔
"میرے پاس … ہے جس کا جی چاہے آزمائے
اگر خاوند … ہے تو جھوٹا سمجھنا۔ کیا بات ہے
میرے تعویذ کی۔ سوت کا جلاپ … نہیں پا …
بس ایک تعویذ لوبان کی دھونی دے کر تالی میں باندھو
ایک ہی … میں … کے اندر سوت کی ناک چوٹی
جڑ پیڑ سے غائب ہو جائے گی"
غرض جیسا موقع ہو ویسی بات چیت شروع کرو
احمقوں سے دنیا خالی نہیں تو پیسوں سے تمہاری
جیب خالی نہیں رہ سکتی گھنٹہ دو گھنٹہ میں کھانے
بھر کی قیمت ضرور وصول ہو جائے گی۔ ہمارے
شاگردوں نے … کا … آنہ
کے حساب سے بیچ کے … کرے … لطف
یہ کہ شہرت بڑھتی جاتی ہے جیسے دیکھیے … قصیدہ خوانی
کر رہا ہے۔ واللہ ان کے پاس خدا جانے کس … کا

عرب نسخہ ہے جس موہر طلا اور موہرہ خطوں کا ورد
کافور۔ نانی اماں نے خالی مسوڑھوں میں ایک
انگلی ہی تمی جو تھی کہ زیبا دانت نکل آئے خیر مسوڑھے
تو دانت نکلنے کی جگہ ہیں رہے میاں اس انگلی میں
بھی پھلیاں پھوٹ نکلیں جس سے نہیں مانتا۔ اب
وہ انگلی سے بھی غصہ کے وقت چکت لگا بیٹھتی ہیں۔
فواتی ہیں جن کا اثر تمام انگلیوں میں پہنچ گیا ہے
سب انگلیاں تھلیاں رکھ رہی ہیں۔ بالسیل کے
بیجوں اور پیر لیس کی چوٹوں میں سے چکنائی کی گیٹ
نکالی اور نکاس میں بھی نظر نور بصر انجن نام رکھ کے
فروخت کر ڈالی شکایت تو شدید تھی ہے ہر زبان
بجا واہ واہ۔ ارے بھئی ایکے انجن کی کچھ نہ پوچھو ہوتے
کے کمبوہ پر اتفاقاً ٹیک پڑا ایک بوا لگا چکر کھا کر گرے۔
کٹھل کے کوسے اسی انگلی سے چھو لیے ہر ایک کو یا
لگ گئی ہو گو رہے۔ نانی کی گود ہرا ہو گئی۔ خاک دھول
بچھلن کے پھول آم گھاس کوٹ جہاں کے جھکی نیالی
اور دنیا بھر کے نامردوں کو صاحب اولاد بنانے کا
ٹھیکا لے لیا احباب رطب اللسان ہیں اے سبحان اللہ
ان کی چھنکی بھی عجیب شے ہے کئی چوک والیوں کو
تماشبینوں کی ضرورت نہ رہی۔ اب وہ خود تماش بینی کرتی
ہیں۔ نواب جان نواب خان کہلاتی ہے۔ نور نورا۔
خسرو (بواؤ مجہول) خسرو (بواؤ معروف) بنی ڈنچو ڈنچو
بکاسی ہے۔ نادری نادر شاہ ہے۔ تارا اختر نبالدار
منیر کو مسٹر منیر کا خطاب ملا ہے چھٹن بھولے صاحب
ہے عنقریب احتجاع رجولیت و نسائیت عمل کھلائیگا
پیٹ پھلائے گا ہر بن باپ کے اصلی یتیم پیدا ہونے
شروع ہونگے ذات واحد سے صلبی و رحمی سلسلت
پھوٹ بہے گی۔ جو لوگ لڑکیوں کی کثرت سے نالاں
ہیں ہمارے دوست کی چٹکی بجا کہ چند روز
میں ہی لڑکیاں بیاہ لائیں گی دان دہیز
دہیز بہت گھر پاٹ دیں گی۔

(باقی آئندہ)

دادو

فیروز رامپوری

مولانا پنچ کی نوٹ بک

عادت روزگار نہ قصر شاہی کا بھلا کرتی ہے نہ کسی
عادت بیوہ کی جھونپڑی کی۔ قیصر باغ کے محل میں آگ
جو لگی تو جو کچھ تھا سب جل کے خاکستر ہو گیا۔
مسلم یتیم خانہ واقع بر لبِ سڑک یکایک اپنے زور میں بیٹھ
پڑا۔ لڑکے دب ۲۹ مر گئے ۱۰ کا پتا نہیں
باقی ہسپتال میں ہیں۔ ایک عادت کا قول ہے کہ
کہ کاتب تقدیر ہی اسی لیے جلا کہ مسلم یتیم خانہ کو صبر
آجائے۔ علی ہذا القیاس اگر کوئٹہ کی آتش زلزلے
نما دان پر ہے۔ تو تربت حیدری کے زلزلہ نے
بھی کچھ کم نقصان نہیں پہنچایا۔

سنتے ہیں کہ کچھ رنڈیاں پولیس نے اس الزام پر
پکڑیں کہ سڑک پر لڑ رہی تھیں۔ رنڈیوں نے مجسٹریٹ
کے سامنے سڑک پر لڑنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم تو
گھر میں لڑ رہے تھے۔ رنڈیاں بری کردی گئیں
مجسٹریٹ صاحب نے موقع کا معائنہ کیا۔ موقع
بالکل سنسان اور ویران تھا۔ اگر ہم مجسٹریٹ ہوتے
تو موقع کے ساتھ ہی معنوی جدال الطرفین کا
تماشا بھی دیکھتے کیا معنی کہ تجربہ میں پختگی یوں ہی
پیدا ہوتی ہے۔

مقبرہ توت عنخ آمون کے بیانِ لارڈ
کارنرون تو شداد کی طرح بہشت کے دروازے پر
پہنچتے ہی عدم آباد سدھارے مقبرہ کا فرش قیمتی
سامان کچھ برٹش میوزیم میں جائیگا یا نیو یارک کے
میٹروپولیٹن میوزیم کے حوالے کیا جائیگا لیکن امریکہ
کے مشہور ستارہ دان مسٹر راک فیلر کی صاحبزادی
محسوس کرتی ہیں کہ اگلے جنم میں وہ توت عنخ آمون
کی زوجہ تھیں۔ اسکی دیکھا دیکھی دوسرے
امریکن صاحب محسوس فرماتے ہیں کہ وہ اگلے جنم میں
توت عنخ آمون تھے۔ گویا جس شخص کا مقبرہ مصر
میں کھودا گیا وہ وہی مادہ حیات بروئے زمین پر
ہنستا کھیلتا جیتا جاگتا موجود ہے۔ مسٹر راک فیلر کی
صاحبزادی کا یہ دعوے ہے کہ انکو ان عورتوں میں سے
توت عنخ آمون نے انکو انتخاب کیا تھا میں اسکی وفادار
جورو تھی ہائے وہ بھی عجیب زمانہ تھا جب میں اپنے
شوہر کے ساتھ عیش و آرام سے سلطنت کرتی تھی۔
معلوم نہیں حاضرالوقت مسٹر توت عنخ آمون ہوا ک
اس دعوے کی کہاں تک تصدیق فرماتے ہیں
اگر یہ جوڑے کا جوڑا بربنائے مسئلہ تناسخ ملک
مصر اور متروکات توت عنخ آمون پہ لندن کی کچہری
میں وراثت کا دعوےٰ کر دے تو بہت اچھا ہو لارڈ
کارنارون کا وصیت نامہ یوں ہی دھرا رہ جائے۔
مسز اینی بسنٹ اس مقدمہ میں ہنزہن یہ وکار ہو سکتی
ہیں لیکن انکا اہل ہند میں سے کوئی سن چکا توت عنخ آمون
دہن میں نظرے۔ لکھنؤ لیونا ٹک اسکیم دیا گھنٹہ میں ایک
ایسا ہی واقعہ ہو چکا ہے۔ کسی صحیح التناسخ کو پاگل خانہ
کی سیر کی سوجھی ایک کوٹھری میں کوئی شریف بظاہر
نہایت متین و مہذب نظر آیا۔ صاحب سلامت
ہوئی۔ بات چیت سب ٹھکانے کی پائی مگر آخر کلام
سے ظاہر ہوا کہ حضرت کو نبوت کا دعوے ہے۔ آگے
بڑھے دوسری کوٹھری میں ایک اور بزرگ نہایت
مقطع تشریف فرما تھے ان کے قفل دماغ پر بھی زنگ
تھا۔ سلسلہ کلام یہاں تک پہونچا کہ تم کہاں سے آتے ہو۔
انھوں نے جواب دیا کہ پاس کی کوٹھری سے "
پاگل ہے ہا ہا ہا۔ لاحول ولا قوۃ۔ جی وہ تو پاگل ہی
ہے جھوٹا بھی ہے کہتا ہے کہ میں نبی ہوں ہونہ
یہ منھ اور مسالا۔ بھلا اس گدھے سے تم نے کیوں نہ
سوال کیا کہ نبی کا انتخاب خدا کرتا ہے دیکھا جناب
رب العزت میں جب انجناب نے اسکو نبی نہیں
بنایا تو اسکی ہمت صحیح کیونکر ہوئی۔ اس سکھ نما
کہ بچا خدا سے لڑنے والا کبھی فتحیاب نہیں ہوتا۔
تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو نمرود شداد کی کا ہوا۔
اب خدا جانے راک فیلر زادی سچی ہے یا جھوٹی
مگر ہمیں شبہ ہے کہ توت عنخ آمون کے مقبرے میں
زہریلی ہوا ضرور بھری ہوئی تھی۔ لارڈ کارنارون
چل بسے۔ مس راک فیلر اور ایک جنٹلمین کو خلل دماغ
ہوا۔ دیکھیے ابھی اور کس کس کے ساتھ جاتی ہے۔

کوئی بیٹی پوتی بھی پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔

قرۃ العین ادمون کی قسمت قابل رشک ہے جسے مرنے کے بعد مس ماک نیلر کی زوجیت کا شرف زبردستی حاصل ہو گیا۔ آج بہت سے مفلوک الحال خاتون بوڑھیاں کا رشک سے کہیں گے کہ کاش ہم بھی قرۃ العین ادمون ہوتے۔

سنا گیا ہے کہ حضور نظام نے اپنے عقد کی خوشی میں بعض مخصوصین کو خطابات عنایت فرمائے ہیں یعنی کلی یار جنگ رفاہ جنگ تصنیف کیے ہیں۔ خدا جانے ان خطاب زدگان نے اس شادی خانہ آبادی میں کیا خدمتیں انجام دی تھیں ہمارے نزدیک خطاب کا اصلی مستحق وہ شخص ہے جس نے میانجی گری کا کام اپنے سر لیا مگر اسکا نام معلوم نہیں۔

ہمارے قدیمی دوست مسٹر لائڈ جارج کا دم بھی غنیمت ہے آپ بھی کبھی کبھی زبانی تیغ زنی میں تیا دکھاتے ہیں چنانچہ فری چرچ اسمبلی کے ایک جلسہ میں آپ نے یورپ کی خونخوار انہماک پر اظہار افسوس کیا جسمین کبھی آپ بھی شامل تھے، آپ فرماتے ہیں کہ اقوام کے درمیان سلسلۂ نفرت روز بروز سا بھی کی وسعت ہوتا جاتا ہے۔ چار سال ہوئے دہشت جنگ ہوئی مگر یورپ کے کان پر جون نہ رینگی بلکہ برخلاف اسکے انسانی تہذیب و تمدن کی جبین صاف پر کلنگ کا ٹیکا لگانے کی خواہش و سازش کسی طرح کم نہیں ہوتی چھوٹی قوموں کو بڑی قوموں کے غرض بیچنے کے خاطر) بڑی بڑی فوجوں کا بار اٹھانا پڑیگا۔ ہان لیبار اور ڈارڈھے جانینگے۔ اور لوگ ایک دوسرے کا خون پیٹ بھر کے پینے لگے۔ لیگ آف نیشنز کو گئی اپنی ایسی ہی ہیں اسکی سنتا ہی کون ہے اور سنتے بھی ہیں تو منہ سے افسانے کے لیے ان تمام بیہودگیوں کا بجز جلا نہ صرف ہے کہ سیٹیت تقریر نوع انسان کو وفید کرے۔ مگر جا ہی ایک ایسی چیز ہے جو قومی منافرت کو فنا کر سکتا ہے۔

ہمارے دوست لائڈ جارج صاحب کا سیاسی دماغ اپنے کارمنصبی سے مستعفی ہو چکا ہے۔ آخری وقت خدا یاد آیا ہے خدا بھی تمام عالم کا خدا نہیں بلکہ گرجے کا خدا یعنی کہ تمام عالم کا خدا تو مسیحیون کا بھی ویسا ہی نگہبان ہے جیسا کہ ترک مسلمانون کا۔ ایسے خدا سے یورپ کو علاقہ نہونا چاہیے۔

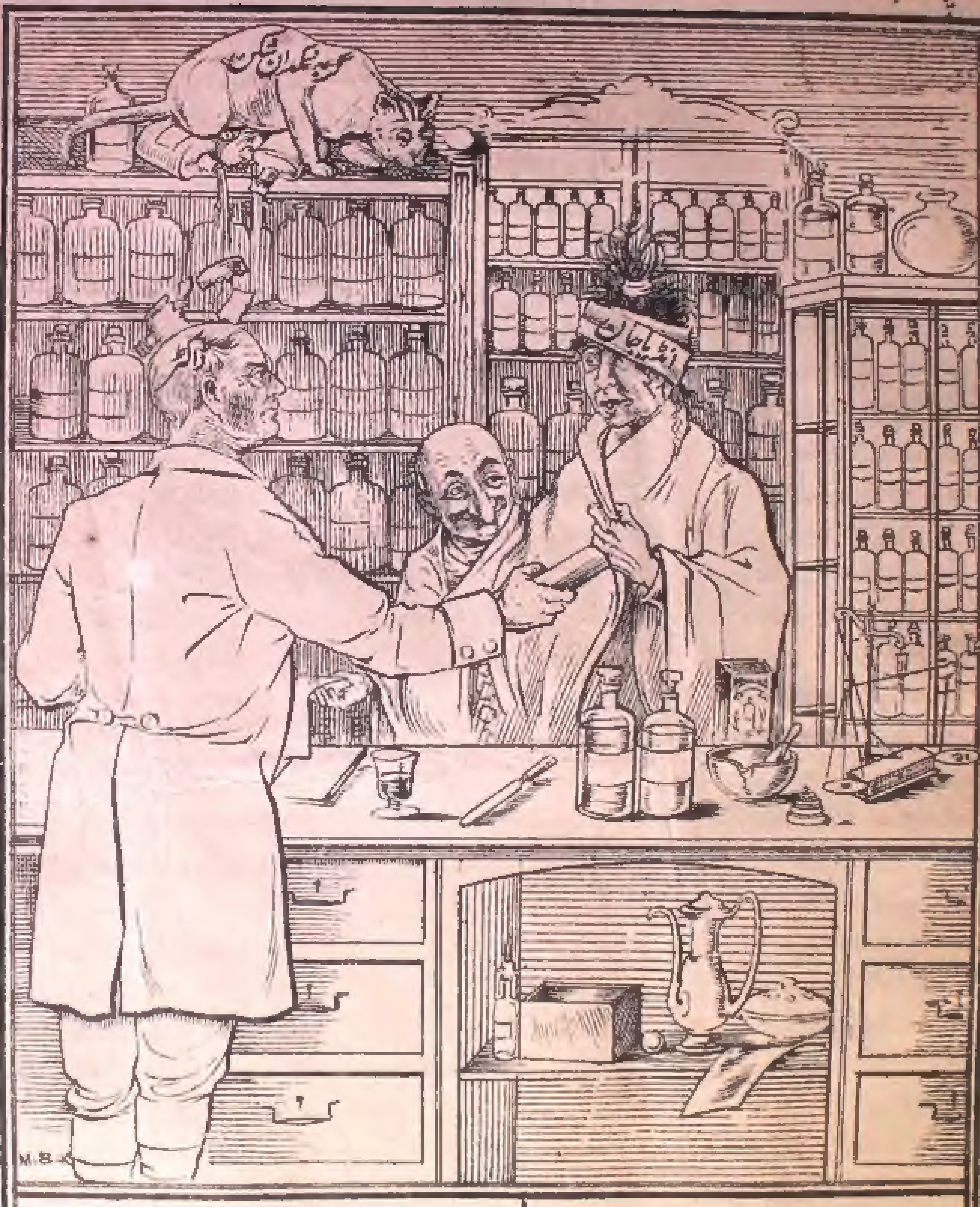
آپ فرماتے ہیں کہ مقتولین جنگ کی فہرست میں شیطان کا کہین نام و نشان نہیں ہے نہیں شیطان یقیناً زندہ ہے اور اپنے آتشین کام انجام دے رہا ہے گرجا کو اسکا مقابلہ کرنا چاہیے۔ گرجا مقابلہ کرے یا نہ کرے مگر تجربہ شاہد ہے کہ آپ کے ہوتے شیطان مردود کے تمام افعال ہیچ ہیں وہ بیچارہ مدت سے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو مقتولین میں شیطان کی لاش نہ ملی ہو لاش ورثا لے کے چلے گئے ہون۔ اور ورثا نے آپ کی اجازت داذن کی ضرورت محسوس نہ کی ہو مخرض یہ مشکل ہے غیر مقرر گمان ہے۔ اور جبتک شیطان کشی کے واسطے بھی ویسی ہی مہلک مشینین نہ بنائی جائین جیسی کہ انسان کشی کے لیے بنائی گئی ہین اسوقت تک آپ گرجا والون کو شیطان سے مقابلہ کرنے کی دعوت نہیں دے سکتے مبادا ہزیمت ہوئی تو جلتے جلاتے یہ بدنامی بھی ہندوستان کی بدخواہی کی طرح آپ کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔ گرجا والون کو صرف عبادت کا اوزار شیطان کے مقابلے میں استعمال کرنے دیجیے شیطان کے بارے میں ان کی معلومات بہ نسبت آپ کی معلومات کے بہت وسیع ہے۔

اب ہماری سرکار کو ہر طرف بالشویک تحریک نظر آ رہی ہے گرفتاریون کا زور ہے۔ خبر نہیں کہ اصلیت کیا ہے مگر شہرت مشہور ہے ان ستم کی دھاک مارتی ہے تو بالشوازم صاحب کا اقبال برابر برباج رہے ہیں مگر انکی دھاک بیان ستم ڈھا رہی ہے یہ بات منوز تحقیق طلب ہے کہ آخر یہ گروہ کیا سکھاتا کیا تعلیم پڑھاتا ہے جو لوگ اسکا کلمہ پڑھتے لگتے ہین۔ اور ہماری برطانوی حکومت کو دہانے ستانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں جعلی نوٹ بنانے کے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جرائم پیشہ کا موہنی منتر انکے قبضے میں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو کانگریس کبھی بالشویکون کا ساتھ نہ دے گی یعنی کہ اصلی نوٹون کی نعمت ہی کیا کم تھی جو جعلی نوٹون سے ترقی کی لو لگائی جائے۔

سنتے ہین کہ مہاتما گاندھی بھی ناگپور کے میدان کارزار میں اترنے والی ہین انکے ساتھ بہت سے والنٹیر ہو گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جیل خانے جانے کی تیاریان انھون نے بھی کر لین۔

ابھی تک لوزین کانفرنس کا کوئی نتیجہ نہین نکلا۔ یہ قضیہ ان قضایا میں سے ہے جنکے قیاسات آنکھ کے ساتھ ہوتے ہین بس نتیجہ کا انتظار بیکار ہے۔ بار بار کھنڈت پڑنے کی خبرین قابل سماعت نہین کیسی جولیشن (مخصوص مراعات) کا مسئلہ سلی ہوئی دیا سلائی ہے۔ شعلہ تو اٹھتا ہے مگر جلا جاتا نہین۔

اخبارون کا غذون میں بڑی عجیب غریب خبرین ناگپور کی سنائی دیتی ہین یعنی مہاتما گاندھی جی بھی گرفتار ہونگے۔ تری جھنڈے پر گرفتاری اس حیثیت کو نہ تو سیاست سے تعلق ہے نہ کیاست سے ہان اگر تھوڑا بہت لگاؤ ہے تو حماقت سے۔ اسلیے کہ زبان اور ارادہ کے لیے ابھی تک کوئی جیل تیار نہین ہو سکی موجدین کی ایک جماعت یورپ سے طلب کرنی چاہیے کہ وہ اس مہم کو بھی سر کرے۔ گرفتاریان اور سختیان اس ارادہ سے کوڑو بھی مستحکم بنا رہی ہیں۔ بس آپکی سیاست خود آپکے خلاف کام کر رہی ہے۔ یا دو منتقضائے ہوشیاری یہ ہے کہ اس ہماری تجربہ کو جوم کے تیور اور رجھ پھول پکڑ لی ہے گر جانے اسے خدا اسکی راہ پر دے۔ مگر ایسی نصیحتون پر حکومت وقت نے کبھی عمل نہین کیا۔



نمک بر جراحت

ڈاکٹر:- معلوم ہوتا ہے آپ کو بلّی نے نوچا ہے۔

انڈیا:- جی نہیں یہ کھرونچے ایک شریف ولایتی بیگم نے لگائے ہیں۔

بیگم:- پھر تو نمک کھانا چھوڑ دو۔ زخمی کو نمک مضر ہے۔

جھینپ

نمبر (۱۰)

(بسلسلہ ۲۲ جون ۱۹۲۳ء)

چھٹا باب

اب رازی میں لکھتا ہے - رقیبوں کا پہلو ہوگا اور
بل بگیم ہوگئی - وہ میری بلا سے
مرے تیلی تنبولی کو پیار کرتی رہے اس سے ناظمی بزرگوں
جب اپنی لال سی جان گئی تو پھر سے

بعد از سر من کفن فیکون شد شدہ باشد
تو غضب کی نیند آئی ہے - ہاتھ پاؤں سست
ہوئے جاتے ہیں سر گھومتا ہے دیکھیے دم نکلنے میں کیا
تکلیف ہوتی ہے ابھی تک خیریت ہے - بل جب
مرن لگی کہ

وہ جو تیرا عاشق زار تھا تہ خاک اسکو سلا دیا
رقیبوں سے کہ انھیں رنج ضرور ہو - مگر خبر اب انکو پاخانہ
لیجانے والا کوئی نہ رہا - عاشقی کا کھیل ختم ہوگیا ....
... رومال .... چائے .... کانی میں بالائی کی جگہ
ناک چھنک دو ... جھینپو .... جھینپو .... جیرہ
رعب دار ... بناؤ .... گھونٹے میں کباب کی
چٹنی ...... گرم مصالحہ لاؤ جیب میں ......
ایک ہاتھ میں نامۂ عمل لیئے وصیت نامہ یا اتفاق
دوسرے میں دعا کی شیشی ہے - میں آرام کی نیند سو رہا
تھا - چیخم چاخ شروع ہوئی - آنکھ کھولی - تو فرشتۂ قبر
کی طرح سرہانے نازل -

"ارے میرے بچے - ہاے غضب ہوگیا - آخر جان ہی -
اے اللہ اسکو بچائے - ارے جلدی ڈاکٹر بلاؤ - ملک لاؤ -
کافی جوش کرو - کریانی کی جڑ گھونٹ دو - تمباکو گھر دو
بیوی ادھر آؤ - ایک بار تم سنبھالو ایک میں سنبھالتا
ہوں - ہاں میرے شیر دور تو سہی - ہاے کیا
غضب میں جان ہے .... اچھا خاصا تھا جاگتا ہوں
گھر باگڑ ور لوگوں کے ہاتھ ہیں ہے ذکی جانی دوڑا
جاتا ہوں - آخر خاک کے گڑ جلتی جلتی کا نی طرف پھیرکے

موٹی ماسٹر کی تھی کھرچ تناول تن - تمباکو کے
پتوں یہ منتشرہ کریانی کو جھکا ٹھیکا لوں ملک
بلاؤ گیا - بہت کا پیپ سانپ کی طرف گئے کی بانی
میں گھونٹ گیا - ابکا بیان آرہی ہیں مگر کوئی
ساعت نہیں کرتا - چھینے جانے پر کوئی تو بس
کھاتا ہے - دیکھو سونے نہ پائیں - ہاں خوب تے
کراؤ - ال ال ل ل تے پر تے چلی آتی ہے - دو تھیلیاں
بھر کافی تین کیتلیاں تمباکو کے عرق کی نوش جاں کیں
آنت آنت ٹوٹ گئی - معدے کی جڑ تک جو کچھ مادہ
بھرا تھا سب منھ کی راہ سے نکالا گیا - ڈاکٹر کمبخت
چین نہیں لینے دیتا جیتا جاگتا ہوں اسپر بھی یہ ستم
کہ بال بھیت کے قلابے میں بندھے ہیں ذرا سا سست
دیکھا اور پانی کا چھینٹا منھ پر دیا - ہاے کس غضب میں
جان ہے - اماں ور رہی ہیں - ابا پیٹ پکڑے کھڑے
پھر میں ناچ رہے تھے - آخر میری طاقت نے جواب دیا
جو غذا معدے سے برآمد ہوئی اسکا ڈاکٹر نے امتحان کیا
کوئی مضر چیز نہ نکلی - ہاے مردود دوا ساز نے دھوکا دیا -
افیم کی جگہ کوئی خراب آور دوا اسکے دے دی - اور
میں پی گیا - اتنی گوبر کاری ہوئی کہ چھٹی کے دودھ
کی لذت زبان پر آگئی - یہاں تو جان غضب میں
ہے مگر تماشائیوں نے دروازہ گھیر رکھا ہے - ٹھٹھ کے
ٹھٹھ لگے ہیں - کا غذ اخبار کے نامہ نگار ڈاکٹر کی جان
کھائے جاتے ہیں - کیسے صاحب خیریت ہے اب
کیسا مزاج ہے - افیم برآمد ہوئی یا نہیں - دیکھیے
سونے نہ دیجیے تھا اور جہاں تک ممکن ہو تے کرایئے
یہی اسکا علاج ہے - جب نیند زیادہ آئے تو ناک
میں مرچوں کی دھونی دیجیے میرے پاس بالس کا کاغذ
ہے اسکا فالودہ بنائیے ابھی لاتا ہوں -
آپ تعجب نہ کیجیے جان کا معاملہ تھا جو کچھ جس نے
بتائی فوراً عمل میں لائی گئی - مرچوں کی دھونی سے
کھانسی آنے لگی - آنکھیں ملتے ہی باہر نکل آئیں -
کاغذ کا فالودہ ڈھیروں بنا دیا گیا - لاکھ عرض کرتا ہوں
مگر کوئی نہیں سنتا - خدا جانے اسوقت
لوگوں کے سر پر بھوت چڑھ گئے تھے میرا کاسوئی گرفت
کا دنگے نزدیک نہ تھا بلکہ آپہی کچھ سمجھتے تھے جب تو

ہر ایک انگلی خورش کے تے کرانے کی کوشش کرتا تھا -
آدمیوں کا ہجوم میرے لیے ان تمام آفتوں سے
زیادہ سخت تھا - میں نے ابا سے کہا بیٹھ کے کہیں
گوشے میں چھپا دو - دروازہ ہزار دقت و خرابی بند
کیا گیا - ڈاکٹر نے نبض دیکھی - اور کہا شکر کیجیے
جان خطرے سے بچ گیا - وقت پر خبر ہی گئی -
اماں "ارے تم جیو ڈاکٹر - تمھارے منھ میں گھی شکر"
ابا "ڈاکٹر تمھارے خدمات کا عمدہ معاوضہ دیا جائیگا
واقعی تم نے بہت محنت سے علاج کیا"
میں دل میں جلا جاتا تھا - کمبخت نے بہت تکلیف
دی سیپ چلائے انگلیاں گھسیڑیں حلق چیرا پاؤں
میں رسی باندھی الٹا لٹکایا ان تمام دیدار سانیوں
کے عوض اسے انعام مل رہا ہے اگر میرا بس چلتا
تو ایک جھینپ نہ دیتا - آخر میں نے ابا سے کہا کہ اس سے
کچھ فائدہ نہیں میں نے جان دینے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے
ابا "میرے بیٹے دیکھو خبردار ایسی حرکت نہ کرنا - اگر تم
یہاں رہنا پسند نہیں کرتے تو کوئی مضائقہ نہیں
میں تمھیں کوئی عمدہ جگہ یا نگر میں یا موسم شناسی
کے محکمہ میں دلوا دوں گا"
اماں "ارے جان - دیکھ میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتی
ہوں کیوں میری گود اجاڑنے کی فکر میں ہے - ارے
میری زندگی کا سہارا تو ہی ہے - میں تیری منت کرتی
ہوں - بیٹا جان ہے تو جہان ہے - غرض بخیر میٹی
ڈاکٹر روانہ ہوا - ابا اور اماں دونوں یا مہا بچے
کی طرح پلنگ کے داہنے بائیں رات بھر پہرا دیتے رہے
پلک سے پلک نہیں لگی - کبھی سینہ پر ہاتھ رکھکے
دل کی حرکت دیکھی کبھی آنکھیں چیر کے پتلی کا تماشا دیکھا
کبھی نبض کی کھٹکا رکھی - اس کھڑ بڑ میں خلا نیند کیا
آتی رات بھر میں بھی جاگتا رہا -
خدا سمجھے ان اخبار والوں سے انھوں نے ایک کی
اٹھارہ لگائیں کوئی مقامی پرچہ اس خبر سے خالی نہ تھا
کہ "مسٹر جان فلفر نے اپنی معشوقہ کی کج ادائی سے ناراض
ہوکر خودکشی کی تھی ڈاکٹر ..... نے خوب علاج کیا
اب بفضلہ صحت ہوگئی ہے کسی قدر کسل باقی ہے وہ
بھی رفع ہو جائے گا حالت قابل اطمینان ہے"

تیس تیس چالیس چالیس میل کے فاصلے سے لوگ قصبہ میں آنے لگے کوئی تانگا گاڑی پر کوئی بیل گاڑی پر کوئی بائیسکل پر کوئی موٹر کار پر غرض نئے مہمانوں کی آمد سے آرام کا کام بہت بڑھ گیا۔ بکری خوب زور شور کی ہونے لگی۔ بھلا آپ ایسے موقع کو ہاتھ سے جانے دیتے ہر چیز کے دام بڑھا دیئے اور نفع میں مجھکو برابر کا شریک کر لیا۔ مہینہ بھر تک یہی سلسلہ قائم رہا۔ گورنمنٹ وزنگٹن کی ملازمت کا منصوبہ معطل رہا۔ اس وجہ سے کہ جاڑوں کا موسم تھا۔

خوشی اس بات کی ہے کہ لڑکیاں ڈر گئیں چلبلی چلبلی رہتے گلیوں میں ہنسی دل لگی کا دور یا سوخت ہوا۔ غالباً غارت گران صبر و ہوش یعنی شوخ چنچل لڑکیاں اپنے ناز نیاز برتاؤ پر جو میرے ساتھ برتا پچھتا رہیں یا میری جلوہ ری اور جانبازی سے ڈر گئیں۔ اب وہ دشنام مثلاً وہ کن انکھیوں سے نظر حقارت کے تیر برسانا اور راہ چلتے چھیڑنا قطعاً موقوف ہے بھلا اتنا جیوٹ کہاں سے لاتیں جو میری جان پر کھیل جانے کا تماشا دیکھتیں۔ اگر راستے گلی میں مڈبھیڑ ہو بھی گئی تو راہ کترا گئیں جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں ایک ماہ تک ان کے ہتھکنڈوں سے جان ذرا محفوظ رہی اب فروری کا مہینہ آ گیا۔ رستے کی برف پگھلی بہار کی آمد ہے۔ سردی خاک تو خاک پیٹ کے آوارہ بستر ہوئی۔ دھوپ نے ٹھٹھر کی بیماری سے نجات پائی آفتاب نے کہرے کا گھونگھٹ روئے گیتی سے اٹھا۔ عالم حقاقہ دقاقہ دولھن کی طرح دیدہ دلیر نظر آیا۔ چپڑی سڑکوں نے سانپ کی طرح برف کی کینچلی جھاڑی۔ افسردگی روگرداں۔ بشاشت نمایاں۔

غرض راہ میں ایک جگہ فٹ بھر گہرا اور تین چار فٹ لمبا گڑھا تھا ادھر سے میں جاتا تھا ادھر سے مس جی سلوکم آتی تھیں راہ مسدود تھی وہ بیچاری ٹھٹکیں مجھے ایسا ترس آیا کہ تمام شکوہ شکایت بھول گیا۔ ایک بہادر مرد کسی عورت کی مدد کرنے سے دریغ نہیں کرتا فی الفور ان سے مخاطب ہوا۔

مس سلوکم اگر آپ میں جرأت ہو تو میں ہاتھ بڑھاتا ہوں آپ میرا ہاتھ تھامئے اور جست کیجئے۔

[illegible]

سا بڑے کے چکنے دستانے ہاتھوں میں تھے میرے ان کا ہاتھ مضبوط تھا مگر ہائے ہے

کیا لگا دست دل آرام سے ہاتھ
دل گیا ہاتھ سے مدام سے ہاتھ

معلوم نہیں کیا ہو گیا۔ دستانے چکنے تھے ہاتھ پھسل گیا یا ہاتھ بے قابو تھا کہ از خود نکل گیا۔ یا کوئی برف کا ٹکڑا مس سلوکم کے پیچھے آیا۔ میں بھی گڑھے میں جا رہا وہ بھی۔ کیچڑ کے ساتھ میری نئی لت پت ترکی ٹوپی گاڑی کے پہیے کے نیچے کچلی گئی مس صاحب کا گلوبند گرا اسے کتا لے بھاگا۔ کیچڑ اچھل چھپاکا ہوا۔ میں نے چاہا کہ مس سلوکم کو اٹھاؤں مگر معاً تنی سی بات پہ آپے سے باہر ہو گئیں۔

"بس بس!! رہنے دیجئے۔ میں آپ کی مدد سے باز آئی۔ میں نہیں چاہتی ہوں اس دوست جو میں تو گھر جاؤں۔ آپ تشریف لے جایئے ہوا کھایئے قربان آپ کی مدد کے۔ تو ج ایسا لگا عمر ور دا زمانے بھر میں نہ ہوگا۔ جب تم میں بوتا ہی نہ تھا تو ہاتھی کا بیچا نہ کیوں دیا۔"

"واللہ مجھی سے بے وقوفی ہوئی لیکن آپ خیال تو کیجئے ایک لیڈی کو مدد کی ضرورت ہو اور میں کھڑا دیکھا کروں بالخصوص وہ تو میرا یا شرک کا ہاتھی سلوکم کا مگر اسکولی نوجوان کو اس میں دخل دینے تاریخ بجائے آواز سے کسنے کا کوئی حق نہیں حاصل ہے یوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مس صاحب کا گلوبند کتا لے بھاگا دوڑ دوڑ!! اب میں کیا کرتا گلوبند غائب ہو جائے گا بہت شرم کی بات ہے کہ میری موجودگی میں اس بیچاری کا نقصان ہو جائے۔ میں نے اپنی ٹوپی جان کی تمام بچھڑی گئے کا تعاقب کیا۔ کمبخت اپنی جان لے کے بھاگا مگر گلوبند نہیں چھوڑا چار میل تک دوڑتا پھرا۔ چھچھڑی بھول گئی مگر واہ رے جان آخر دروازے میں گھسنے نہ دیا اور گلوبند چھین ہی لیا۔ اللہ نے بات رکھ لی اب میں آہستہ آہستہ چلا آ رہا ہوں اپنی ہیئت پر نظر ہے۔ کیچڑ میں لت پت ٹوپی ندارد ... دن ڈھلے اپنے سایہ سے ڈر گئے میں لگے پوچھ گچھ

گرنے کو ان مو کمان سے آئے ہو کیا کام تھا کیا تھا چلو میری جوتی کو کیا غرض پڑی تھی کہ بیکاری کی بھاگ میں پڑتا۔

ایک: "ارے یہ کوئی قیدی ہے جیلخانہ سے بھاگا ہے"

دوسرا: "قیدی ہے یا آوارہ گرد۔ اٹھائی گیرا دیکھو کسی لیڈی کا ریشمی گلوبند لے جاتا ہے۔ اوجی سنتا ہے میاں جانے والے ٹھیک ٹھیک بتاؤ تم کون ہو نہیں تو تھانہ کی سیر کرو۔"

میں: "بہشت"

"بہشت" کی آواز سنتے ہی ایک بھجیا دوسرے نے اسکی مدد کی لاکھ پیچھا چھڑانے کی کوشش کی مگر نہ چلی۔ آخر

پا بدست دگرے دست بدست دگرے
جیلخانے کے پھاٹک تک کھینچ لے گئے۔

داروغہ: "وفادار مسٹر قلندر میں! کہیے کیا حال ہے۔ ارے بھئی تم دونوں آدمی انہیں کیسا پکڑ لائے"

ایک: "یہ بھاگے جاتے تھے ہم سمجھے کوئی مفرور قیدی ہے"

داروغہ: "نہیں بھئی یہ ہمارے قصبہ کے معزز سوداگر ہیں۔ انہیں چھوڑ دو۔"

دوسرا: "تو کیا یہ چور بدمعاش نہیں ہیں۔"

داروغہ: "نہیں بھئی یہ میاں گھسیٹو صاحب ہیں۔"

ایک: "مگر صاحب انکی قطع تو شریفوں کی سی نہیں ہے۔"

میں نے داروغہ سے کل واردات کہی۔ داروغہ ہنسا۔ مجھے غصہ کے ساتھ ہی اسکا احسان یاد آیا۔ مصنوعی شکریہ ادا کرنے کے بعد گھر کی راہ لی۔ راہ میں منہ پھٹ بازاری لوگ پھبتیاں کہہ رہے تھے۔

(۱) خوب پی ہے۔ نشہ ہے۔
(۲) ماں بوتل کہاں چھوڑ آئے۔
(۳) موری میں رہتے ہو۔ تمہاری دُم کدھر ہے۔

بہزار دقت وخرابی ایک لڑکے کو پانچ سینٹ دیئے اور گلوبند مس سلوکم کے مکان پر بھجوایا۔ اب سوال یہ ہے کہ گھر میں اس وضع سے کیونکر جاؤں۔ سوالات کا مقابلہ مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ آخر باورچی خانہ کی طرف سے اندر پہونچا۔ دسیری ماما کو ... [illegible] کیا کہ ... کے معنی ... [illegible]

(باقی)

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

[illegible] مغز کنجشک

[illegible] ضعف [illegible] اعصاب کو طاقت پہنچا [illegible] عظیم پیدا کرتا ہے قوت مردی کی نایاب دوا جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک [illegible] حکیم اللہ طبیب کا قول اوپر کے عنوان میں نقل کیا گیا ہے اگر [illegible] کے عہد میں کوئی دوا ہے تو یہی ہے [illegible] کے مرض کو دور کرتی ہے۔

قیمت فی بکس ۳۰ خوراک [illegible]

ماء اللحم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

یہ ماء اللحم نہایت محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے [illegible] سارے ہندوستان میں شہرت ہے [illegible] عوام الناس کو بھی [illegible] مشک و عنبر تازہ [illegible] سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ [illegible] کمزوری کو دور کرنے والا [illegible] گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردی کو بڑھانے والا [illegible] کو دور کرتا ہے فی بوتل [illegible]

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے [illegible] قوت [illegible] نفرت النساء کی وجہ سے [illegible] ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے [illegible] کی امید کو بدلاتا ہے [illegible] طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

فی شیشی [illegible]

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت [illegible] پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے [illegible] قوت مردی کے [illegible] بے نظیر ہے [illegible] طاقت [illegible] علاج اس سے [illegible] استعمال کی جائے [illegible]

قیمت فی بکس [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible]

مشہور [illegible] حکمت [illegible]

شرائط ایجنسی

- [illegible] پیشگی جمع کرتا ہو گا۔
- [illegible] کر دی جائے گی۔
- پانچ پرچہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔
- [illegible]

[illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مندرجہ بالا نرخنامہ [illegible]

[illegible]

[illegible] وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ [illegible] مطبع [illegible] شائع ہوا